



مجلس البحث الإسلامي
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک مسلمان اور متدین نوجوان ہوں لیکن تشکیک میں مبتلا۔ وضو کرتے ہوئے مجھے شک پڑ جاتا ہے کہ میں نے شاید صحیح طرح وضو نہیں کیا لہذا میں دوبارہ وضو کرنے لگ جاتا ہوں۔ اسی طرح جب میں باہر ہوتا ہوں تو اس شک کی وجہ سے میں گوشت نہیں کھاتا کہ شاید انہیں غیر اسلامی طریقے سے ذبح کیا گیا ہو۔ اسی طرح میں بسکٹ اور ناشتہ میں استعمال ہونے والی دیگر چیزیں بھی نہیں کھاتا کیونکہ مجھے شک ہے کہ شاید انہیں ایسی گائے کے گھی سے بنایا گیا ہے، جسے اسلامی طریقے کے مطابق ذبح نہیں کیا گیا تھا۔ الغرض میں اس طرح کے بہت سے اوہام و شکوک میں مبتلا ہوں۔ میرے بڑے بھائی نے اس طرح کے شکوک سے دور رہنے کی مجھے نصیحت بھی کی ہے مگر ان کی نصیحت بھی کارگر ثابت نہیں ہوئی، لہذا سوال یہ ہے کہ میں کیا کروں؟ اور اگر میں سوچاؤں تو پھر مجھے نماز کی پروا نہیں ہوتی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد؛

وہ شکوک جو عبادات اور معتقدات حتیٰ کہ ذات باری تعالیٰ کے بارے میں دل میں پیدا ہوتے ہیں، یہ سب کے سب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ ان کے دلوں میں ایسے خیالات آتے ہیں کہ جنہیں وہ بیان نہیں کر سکتے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ ”یہ تو خالص ایمان ہے۔“ (صحیح مسلم، الایمان، باب الوسوسة فی الایمان وما یقولہ من وحدھا، حدیث: 132، 133) اس لیے کہ شیطان اس طرح کے شبہات اس دل میں پیدا کرتا ہے جس میں پہلے سے کوئی شبہ موجود نہ ہو تاکہ وہ اس کے پیدا کردہ شبہ کے بارے میں اس کی اطاعت شروع کر دے اور جس شخص کا دل پہلے ہی شبہات سے بھرا پڑا ہو، یا دین سے خالی ہو تو ایسے دل میں شیطان وسوسے نہیں ڈالتا کیونکہ اس سے وہ فارغ ہو چکا ہوتا ہے۔ ہم اس نوجوان سے یہ کہیں گے کہ اس پر واجب یہ ہے کہ وہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور وضو، نماز اور دیگر امور کے بارے میں اپنے ذہن میں پیدا ہونے والے وسوسوں کی طرف توجہ نہ دے۔ شکوک و شبہات کا پیدا ہونا جہاں ایمان کے خالص ہونے کی دلیل ہے، وہاں ان شکوک و شبہات کے ساتھ ساتھ چلتے جانا عریضت اور استقامت کی کمزوری کی دلیل بھی ہے۔

ہم اس نوجوان سے یہ کہیں گے کہ یہ شک بلا وجہ ہے کیونکہ آپ جب خرید و فروخت کے لیے بازار میں چلے جاتے ہیں تو کیا آپ کو کسی چیز کے بارے میں شک ہوتا ہے؟ ظاہر ہے کہ اس کا جواب نفی میں ہے کیونکہ اس طرح کے امور کے بارے میں شیطان انسان کے دل میں وسوسہ پیدا نہیں کرتا۔ البتہ وہ عبادت میں ضرور وسوسہ ڈالتا ہے تاکہ وہ انہیں خراب کر دے لہذا جب شکوک و شبہات کی کثرت ہو جائے تو ان کی طرف توجہ نہ دیں۔ اسی طرح جب عبادت سے فراغت کے بعد شک ہو تو اس کی طرف بھی کوئی دھیان نہ دیں الا یہ کہ کسی کمی و بیشی کا یقین ہو۔

”فعل کے بعد شک اثر انداز نہیں ہوتا، اسی طرح جب شکوک کی کثرت ہو جائے تو وہ بھی موثر نہیں ہوتے۔“

کھانے پینے کی وہ اشیاء جو اصل میں حلال ہیں، ان کے بارے میں بھی شک کا کوئی اعتبار نہیں۔ ”خبر میں ایک یہودی عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بکری کا تحفہ پیش کیا تو آپ نے اس کے گوشت کو کھایا تھا“ (صحیح البخاری، البیہ و فضلمہا والتحریر علیہا، باب قول البیہ من المشرکین، حدیث: 2617)

(اسی طرح ایک یہودی نے جب آپ کی دعوت کی اور اس میں جو کی روٹی اور باسی چربی پیش کی تو آپ نے اسے بھی کھایا تھا۔) (صحیح البخاری، البیوع، باب شراء النبی ﷺ بالتیسیر، حدیث: 2069)

صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ کچھ لوگوں نے جوئے نئے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے، مسلمانوں کی ایک جماعت کو گوشت کا تحفہ دیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟ تو آپ نے ان سے فرمایا:

(سما علیہ انتم وکھوہ) (صحیح البخاری، الذبائح والصید، باب ذبیحۃ الاعراب، ونحوہم: 5507)

”تم اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور اسے کھالیا کرو۔“

لہذا جس کا ذبیحہ حلال ہو، اس کے ذبیحہ کے بارے میں اصول یہ ہے کہ وہ حلال حتیٰ کہ اس کی حرمت کی کوئی دلیل موجود ہو اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہو، اس کے استعمال سے رک جانا، بلا وجہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنا ہے۔ سائل نے جو یہ کہا ہے کہ وہ جب سوچتا ہے تو نماز کی پروا نہیں کرتا تو یہ بھی شیطان کی طرف سے ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذکر کیا گیا کہ ایک شخص سو گیا حتیٰ کہ صبح ہو گئی اور وہ نماز کے لیے نہ اٹھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(ذاک رجل بال الشیطان فی اذنه) (صحیح البخاری، بدء الخلق، باب صفۃ الیلس وجنودہ، ج: 3270 و صحیح مسلم، صلاة المسافرين، باب الحث علی صلاة اللیل وان قلت، ج: 774)

”اس آدمی کے کان میں شیطان نے پشٹا کر دیا ہے۔“

شیطان انسان کو گہری نیند میں مبتلا کر دیتا ہے، جس کو وہ سہو نماز صبح یا دیگر نمازوں کے لیے اٹھ نہیں سکتا۔ اس صورت کا علاج اس طرح ممکن ہے کہ نام پوس کا الارم لگا لیا جائے یا کسی دوسرے شخص کہہ دیا جائے کہ وہ اسے بیدار کر دے۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

ج4 ص492

محدث فتویٰ

